نوٹ نمبر ۴۹
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر
روشن دین تنویر
یوم پنجشنبہ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
جلد ۵۴/۱۹ | ۲۵ نبوت ۱۳۴۴ ہش ۔ ۲۰ رجب ۱۳۸۵ھ ۔ ۲۵ نومبر ۱۹۶۵ء | نمبر ۲۷۲

اخبارِ احمدیہ

○ ربوہ ۲۴ نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے اچھی ہے لیکن کھانسی کی شکایت ابھی چل رہی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

○ مکرم سید محمد ہاشم صاحب بخاری سیرالیون (مغربی افریقہ) میں فریضۂ تبلیغ ادا کرنے کے بعد آج ۲۴/۱۱/۶۵ بروز بدھ بذریعہ چناب ایکسپریس ربوہ پہنچ رہے ہیں۔ مقامی احباب ان کے استقبال کے لئے ریلوے سٹیشن پر تشریف لائیں۔ (نائب وکیل التبشیر)

○ مجلس شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق حافظ کلاسز جاری ہیں۔ ایک حافظ کلاس کے لئے گنجائش ہے۔ اگر کوئی جماعت کم از کم پانچ طلباء حفظ قرآن کے لئے مہیا کر سکتی ہو اور شہری جماعت ۴۰ روپے ماہوار اور دیہاتی ۳۰ روپے ماہوار حافظ صاحب کا الاؤنس ادا کر سکتی ہو۔ تو نظارت ہذا کو اطلاع دے۔ نصف خرچ مرکز ادا کرے گا۔ ضرورت مند جماعتیں جلد نظارت اصلاح و ارشاد کو لکھیں۔
(ناظر اصلاح و ارشاد)

○ کل شام سے مطلع ابر آلود ہے۔ آج صبح کچھ بونداباندی بھی ہوئی۔ جس کی وجہ سے سردی میں اضافہ ہو گیا ہے۔

○ جن لڑکیوں نے ربوہ میں فرسٹ ایڈ کی ٹریننگ لی تھی۔ ان کا پریکٹیکل امتحان مورخہ یکم دسمبر سے شروع ہوگا جو لڑکیاں یا مستورات شامل ہونا چاہیں اپنا رول نمبر یکم سے پہلے فضل عمر ہسپتال سے آکر حاصل کرلیں۔ تحریری پرچہ نہیں لیا جائے گا۔ صرف پریکٹیکل امتحان ہوگا۔
ڈاکٹر فہمیدہ عظمت
فضل عمر ہسپتال ربوہ

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہم نے بارہا اپنے دوستوں کو نصیحت کی ہے کہ وہ بار بار یہاں آکر رہیں

وہ لوگ جو یہاں آکر میرے پاس کثرت سے نہیں رہتے میں یہی کہوں گا کہ جیسا چاہیئے انہوں نے قدر نہیں کی

"دین تو چاہتا ہے کہ مصاحبت ہو۔ پھر مصاحبت سے گریز ہو تو دینداری کے حصول کی امید کیوں رکھتا ہے۔ ہم نے بارہا اپنے دوستوں کو نصیحت کی ہے اور پھر کہتے ہیں کہ وہ بار بار یہاں آکر رہیں اور فائدہ اٹھائیں مگر بہت کم توجہ کی جاتی ہے لوگ ہاتھ میں ہاتھ دیکر دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں مگر اس کی پرواہ کچھ نہیں کرتے۔ یاد رکھو قبریں آوازیں دے رہی ہیں اور موت ہر وقت قریب ہوتی جاتی ہے۔ ہر ایک سانس تمہیں موت کے قریب کرتا جاتا ہے اور تم اسے فرصت کی گھڑیاں سمجھتے ہو۔ اللہ تعالیٰ سے مکر کرنا مومن کا کام نہیں ہے۔ جب موت کا وقت آگیا پھر ایک ساعت آگے پیچھے نہ ہوگی۔ وہ لوگ جو اس سلسلہ کی قدر نہیں کرتے اور انہیں کوئی عظمت اس کی معلوم ہی نہیں۔ ان کو جانے دو مگر ان سب سے بدقسمت اور اپنی جان پر ظلم کرنے والا تو وہ ہے جس نے اس سلسلہ کو شناخت کیا اور اس میں شامل ہونے کی فکر کی۔ لیکن اس نے کچھ قدر نہ کی۔ وہ لوگ جو یہاں آکر میرے پاس کثرت سے نہیں رہتے۔ اور ان باتوں کو جو خدا تعالیٰ ہر روز اپنے سلسلہ کی تائید میں ظاہر کرتا ہے نہیں سنتے اور دیکھتے وہ اپنی جگہ پر کیسے ہی نیک اور متقی اور پرہیز گار ہوں مگر میں یہی کہوں گا کہ جیسا چاہیئے انہوں نے قدر نہیں کی۔ میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ تکمیل علمی کے بعد تکمیل عملی کی ضرورت ہے۔ پس تکمیل عملی بدوں تکمیل علمی کے محال ہے اور جب تک یہاں آکر نہیں رہتے تکمیل علمی مشکل ہے۔۔۔

پس اگر تم واقعی اس سلسلہ کو شناخت کرتے ہو اور خدا تعالیٰ پر ایمان لاتے ہو اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا سچا وعدہ کرتے ہو تو میں پوچھتا ہوں کہ اس پر عمل کیا ہوتا۔ کیا کونوا مع الصادقین کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔ اگر تم واقعی ایمان لاتے ہو اور سچی خوش قسمتی یہی ہے تو اللہ تعالیٰ کو مقدم کر لو۔"

(الحکم ۱۷ ستمبر ۱۹۰۱ء)

عاجزانہ درخواستِ دعا

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

خاکسار کی بیگم کو ۱۶ نومبر کو پتہ میں درد کا شدید حملہ ہوا۔ اس دفعہ حملہ بہت شدت کا تھا اور تین چار دن تک بار بار تکلیف ہوتی رہی۔ اس کے بعد سے طبیعت بہت زیادہ کمزور ہو گئی ہے۔ گو درد کی شدت تو پھر نہیں ہوئی۔ مگر متلی اور کمزوری بہت ہے جو بہت قابل تشویش ہے۔ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب جن نے معائنہ کے بعد اپریشن کروانے کا مشورہ دیا ہے۔ مگر کہا ہے کہ پہلے عام صحت کچھ بہتر ہو جائے تو اپریشن کروانا بہتر ہوگا۔ میں تمام صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مخلصین جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ ان ایام میں خاص طور پر دعائیں فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس ناچیز اور گنہگار بندے پر رحم فرماتے ہوئے محمودہ بیگم کو اپنی خاص قدرت سے جلد سے جلد کامل شفا عطا فرمائے اور اگر اس علیم و خبیر کے علم میں اس مرض کا علاج اپریشن ہی ہے۔ تو وہ اس کے لئے خود ہی اسباب پیدا فرما دے اور اگر اس کے علم میں ادویہ سے علاج ہو سکتا ہے۔ تو وہ اپنے فضل سے اس میں برکت ڈالدے۔ آمین اللھم آمین
میرا دل اپنے محبوب اور پیارے محسن روحانی اور جسمانی باپ کے وصال سے پہلے ہی بہت غمزدہ ہے۔ اب محمودہ بیگم کی مسلسل اور شدید علالت سے پریشانیاں بڑھتی جاتی ہیں جو دل کو ہر وقت بے چین رکھتی ہیں پس اے میرے پیارے بزرگو اور بھائیو میری ان پریشانیوں کو اپنی خاص دعاؤں سے دور کرنے کی کوشش کرو۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو جزائے خیر دے گا۔ آمین اللھم آمین
آپ کا غمزدہ بھائی
مرزا منور احمد

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ نومبر ۱۹۶۵ء

سلامتی کونسل کس مرض کی دوا ہے؟

ریاست جموں و کشمیر کے باشندوں کے حق خود اختیاری کا مسئلہ اقوام متحدہ کے سامنے سترہ سال سے پیش ہے۔ ہندوستان اپنے مکارانہ طریق کار سے اس کو کھٹائی میں ڈالتا چلا آیا ہے۔ مگر اس جرم میں سلامتی کونسل بھی بھارت کے ساتھ برابر کی شریک ہے۔ کیونکہ اگر سلامتی کونسل چاہتی تو بھارت کی مکارانہ چالوں کو نظرانداز کرتے ہوئے اس معاملہ کو عدل و انصاف کے ساتھ جلد از جلد طے کر سکتی تھی سترہ سالہ دوران میں بھارت بانگ دہل اعلان کرتا رہا ہے کہ وہ ریاست میں آزادانہ استصواب رائے کے ذریعہ فیصلہ کرانا چاہتا ہے اس طرح سلامتی کونسل کے لئے کچھ مشکل نہیں تھا کہ وہ اس معاملہ کو سنجیدگی کے ساتھ جلد از جلد ختم کرتی۔ مگر اس کی بجائے وہ نہایت غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کرتی رہی ہے اور بھارت کو ریاست کا خون نچوڑنے کا موقعہ دیتی رہی ہے۔ یہاں تک کہ اس نے کہنا شروع کر دیا کہ کشمیر بھارت کا اٹوٹ حصہ اور اب اس غلط بیانی سے سلامتی کونسل کو عدل و انصاف سے فیصلہ کرنے سے روکنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اور حیرانی ہے کہ اب بھی سلامتی کونسل بھارت پروری سے کام لے کر اس مسئلہ میں ویسی ہی بے حس بنی ہوئی ہے جیسی کہ وہ سترہ سال سے چلی آئی ہے۔ حالانکہ بھارت اور پاکستان میں ایسی جنگ کی آگ بھڑک اٹھی ہے کہ وہ تمام دنیا کے امن کے لئے شعلہ جوالہ بن سکتی ہے بھارت نے یہ جنگ چھیڑی ہے اور ہر لحاظ سے غور کرنے پر دنیا اسی نتیجہ پر پہونچی ہے کہ بھارت حملہ آور ہے اور پاکستان مظلوم ہے۔ مگر سلامتی کونسل نے وہی غیر ذمہ داری کا وطیرہ اختیار کر رکھا ہے۔

بھارت کے حملہ پر پاکستان نے جس دلیری اور جرأت۔ حملہ آور کے چھکے چھڑائے ہیں وہ تاریخ میں بے نظیر ہیں۔ بھارت کا بیڑہ غرق ہوتے دیکھ کر اس کے جنگ باز ملاحوں نے جب سلامتی کونسل کا دروازہ کھٹکھٹایا تو وہ فوراً بیدار ہو گئی اور مسٹر او تھانٹ اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری یکدم حرکت میں آ گئے۔ اور اس وقت تک دم نہ لیا۔ جب تک سلامتی کونسل سے ایک ایسی قرارداد منظور نہ کرا لی۔ جس سے بھارت کو باوجود حملہ آور ہونے کے فائدہ پہنچ سکتا ہے۔

پاکستان نے بھارت کے اس بزدلانہ اور اچانک حملہ کے جواب میں جو کارروائی کی اس سے بھارت کو ۱۶۰۰ مربع میل کے بھارتی علاقہ سے محروم ہونا پڑا۔ اور سلامتی کونسل نے ایسی قرارداد منظور کی ہے کہ جس سے بھارت اپنا یہ علاقہ اپنے جرائم کی سزا پانے کے بغیر واپس لے سکتا ہے۔ اگرچہ سلامتی کونسل کے فعل کا یہ نتیجہ بھی سخت شرمناک ہے۔ تاہم اس کو کسی حد تک برداشت کرنا ممکن بھی ہو تو اس کا دوسرا نتیجہ نہ صرف پاکستان کے لئے بلکہ تمام دنیا کے لئے ناقابل برداشت ہے اور وہ یہ ہے کہ اس قرارداد کی تعمیل سے بھارت کو ایک مزید عرصہ تک ریاست کے معصوم باشندوں پر بے پناہ مظالم توڑنے کی اجازت مل جاتی ہے جس کا آغاز وہ کر چکا ہے۔ اور جس کی آواز بازگشت ہر طرف سے اتنے زور سے آ رہی ہے کہ توقع کی جا سکتی تھی کہ یہ سلامتی کونسل کے کان کھول دیگی۔ اور وہ فوری طور پر کوئی ایسا اقدام کرے گی جس سے ریاست کے معصوم لوگوں کی جان و مال بھارتی درندوں سے بچائے جا سکیں۔ مگر یہ کتنا افسوسناک امر ہے کہ جبکہ غیر جانبدار مغربی اخباری رپورٹر تک بھی کشمیر میں بھارتی مظالم کی دردناک داستانیں شائع کی ہیں اور جو سلامتی کونسل کے اراکین تک بھی پہنچ چکی ہیں۔ سلامتی کونسل اس سے زیادہ کچھ نہیں کر سکی ایسی قرارداد پھر پاس کر دے۔ جو صرف پہلی قراردادوں کی موید ہو۔

سلامتی کونسل سے تمام دنیا کا سوال یہ ہے کہ بھارت جو ظلم و ستم کشمیری معصوم عوام پر توڑ رہا ہے اور جس نسل کش منصوبہ کو وہ پایۂ تکمیل کو پہونچا رہا ہے۔ سلامتی کونسل نے اس کے انسداد کے لئے کیا کیا ہے۔ کیا محض قرارداد پاس کر کے اس نے اپنی غیر ذمہ داری کا بین ثبوت نہیں دیا۔ کیا اس نے دنیا کو یہ نہیں دکھلا دیا کہ اقوام متحدہ کے منشور کی توہین خود سلامتی کونسل کر رہی ہے کیا سلامتی کونسل اس لئے معرض وجود میں آئی ہے کہ وہ دور دراز سے یہودیوں کو لا کر عین عرب ممالک کے دل میں آباد کر کے اسرائیلی حکومت قائم کرے اور لاکھوں عربوں کو برباد کر کے پناہ گزین بنائے اور کشمیریوں کی نسل کشی کا جواز پیدا کرے۔ کیا سلامتی کونسل اس لئے بنائی گئی ہے کہ ایک بڑی طاقت سمندر پار سے آ کر ویٹ نامیوں کے خون سے ہولی کھیلے اور وہ چپکے سے تماشہ دیکھتی اور ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم کا نمونہ[۲]

۲ بنی ہے۔ آخر یہ سلامتی کونسل ہے یا کوئی ڈائن ہے۔ یا ہندوؤں کی کالی دیوی ہے۔ جو انسانی کھوپڑیوں کا ہار پرو کر اپنا میک اپ کرتی ہے۔ اور انسانی معصوم خون پی کر رقص کرتی ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی یاد میں

صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ بنت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب

صحنیں افسردہ ہیں شاہیں ویران ہیں
دیکھتے دیکھتے رونقیں کیا ہوئیں
ہر شجر ہر حجر آج ہے سرنگوں
آج ہر دل ہے شق آنکھ ہے خونچکاں
چاندنی ماند ہے، چاند بھی ماند ہے
پھول توڑا ہے گلچیں نے وہ باغ سے
چل دیا آج وہ فخرِ انسانیت
وہ جو اپنے پرائے کا غم خوار تھا
وہ کہ مُردہ دلوں میں جو دم پھونک کر
جو سدا صبر کا درس دیتا رہا
شفقتیں دشمنوں پر بھی کرتا رہا
ڈانٹتا بھی رہا تربیت کے لئے
وہ مرقع تھا علم اور عرفان کا
معرفت کے خزانے تھے حاصل اسے
اُس نے اپنی ذرا بھی تو پرواہ نہ کی
ہو خزاں کا تسلط نہ گلزار پر
وہ کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کے رو دیا کیا
رحمتِ حق رہے اس پہ سایہ فگن
اہلِ دُنیا کی حالت پہ کر کے نظر
وہ کہ سجدے میں گر کے بلکتا رہا
شق ہو پتھر کا سینہ بھی سن کر جنہیں
خار دامن سے اس کے اُلجھتے رہے
اس کو اپنے پرائے ستاتے رہے
آنچ آنے نہ دی اس نے اسلام پر
اپنے لُطف و کرم اور اخلاق سے
اپنے خونِ جگر سے وہ اسلام کا
دینِ احمدؐ کی اس نے بقا کے لئے
اپنی اولاد کو وقف اس نے رکیا
تشنگی کی یہ حالت رہی عمر بھر
اس کی ہر سانس تھی بس خدا کیلئے
خدمتیں دین کی بھی وہ کرتا رہا
لے کے آخر میں نذرانہ جان و دل
اس کے دم سے اُجالا تھا چاروں طرف
چاند روشن ہے اب بھی اُفق پر مگر

گلیاں خاموش ہیں کوچے سنسان ہیں
آج ربوہ کے سب لوگ حیران ہیں
کتنی افسردگی کوہساروں پہ ہے
کس قدر بے کسی سوگواروں پہ ہے
وہ چمک بھی ستاروں میں باقی نہیں
دلکشی اب بہاروں میں باقی نہیں
جس کی ہستی پہ انسان کو ناز تھا
وہ جو اپنے پرائے کا دمساز تھا
زندگی کے ترانے سناتا رہا
جو مصائب میں بھی مُسکراتا رہا
وہ محبت کا اک بحرِ زخّار تھا
اس کے غصے میں بھی لیکن اک پیار تھا
اک فراست، ذہانت کا پیکر تھا وہ
بحرِ روحانیت کا شناور تھا وہ
اس کے دل میں تو بس اک یہی تھی لگن
لہلہاتا رہے دینِ حق کا چمن
کہ جماعت یہ دنیا میں پھولے پھلے
چشمۂ فیضِ حق اس میں جاری رہے
وہ کہ اشکوں کے موتی پروتا رہا
اور جہاں چین کی نیند سوتا رہا
صبر سے ایسی باتیں وہ سنتا رہا
وہ ہمارے لئے پھول چُنتا رہا
پر ہمیشہ وہ حق بات کہتا رہا
اپنے سینہ پہ ہر وار سہتا رہا
وہ زمانے کو تسخیر کرتا رہا
اک نیا دَور تحریر کرتا رہا
مال اپنا دیا اپنی جاں پیش کی
اپنے افعال، اپنی زباں پیش کی
وہ شرابِ محبت ہی پیتا رہا
وہ محمدؐ کی خاطر ہی جیتا رہا
ہجر کی تلخیاں بھی وہ سہتا رہا
سوئے کوئے نگاراں روانہ ہوا
وہ گیا تو یہاں تیرگی چھا گئی
"میرے سورج کو کس کی نظر کھا گئی"

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ الٰہی نور کے مظہر ہیں

آج سے دس سال قبل سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ کی بشارت

(شیخ خورشید احمد)

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے اور سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود نور اللہ مرقدہٗ کی تربیت کا نتیجہ ہے کہ جماعتِ احمدیہ نے حضور انور رضی اللہ عنہ کی رحلت کے المناک حادثہ پر بھی جماعتی اتحاد و اتفاق کی قدر و قیمت اور اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا اور اسے پھر خلافتِ ثالثہ کے ذریعے فوراً ایک ہاتھ پر جمع ہونے کی توفیق ملی۔ اس طرح آیت استخلاف میں بیان کردہ وعدۂ الٰہی پورا ہوا اور مومنوں پر حزن و خوف کی جو حالت طاری ہوئی تھی وہ آسمانی سکینت و اطمینان میں بدل گئی اور انہوں نے ارشادِ الٰہی واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا کے مطابق خلافتِ ثالثہ کا دامن مضبوطی سے پکڑ لیا۔ الحمد للہ۔

قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ:۔

"وکان حقاً علینا نصر المومنین" (الروم)

یعنی مومنوں کی مدد کرنا ہم نے اپنے اوپر فرض قرار دے رکھا ہے۔

اس وعدۂ الٰہی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ہر مرحلہ پر جماعتِ احمدیہ کی تائید و نصرت فرمائی ہے۔ اس تائید و نصرت کا ایک پہلو وہ آسمانی نشانات اور بشارتیں بھی ہیں جو ہر موقع پر ہماری راہ نمائی کرتی ہیں اور ہمارے ایمانوں کو بڑھانے کا موجب بنتی ہیں اور حق یہ ہے کہ یہ آسمانی نشانات ہی الٰہی جماعتوں کی صداقت کا سب سے بڑا ثبوت ہوتے ہیں۔

خلافتِ ثالثہ کے قیام کے متعلق بھی قبل از وقت بہت سی بشارتیں اللہ تعالیٰ نے دے دی تھیں اس سلسلے میں احباب جماعت کو بکثرت جو رؤیا ہوئے ان کے علاوہ خود حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو بھی اللہ تعالیٰ نے آج سے دس سال قبل ایک رؤیا میں یہ بشارت دیدی تھی کہ سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کے نور کے مظہر بننے والے ہیں۔ چنانچہ یہ بشارت انہی دنوں الفضل میں شائع بھی ہو گئی تھی۔

حضور اقدس رضی اللہ عنہ کا یہ رؤیا جو کہ الفضل مؤرخہ ۸ر اکتوبر ۱۹۵۵ء کے صفحہ ۲ پر جلی الفاظ میں شائع شدہ موجود ہے۔ احباب کے ازدیادِ ایمان کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

"حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک تازہ رؤیا

فرمودہ ۴ر اکتوبر ۱۹۵۵ء بمقام ربوہ

فرمایا:۔

"میں واپسی کے وقت غالباً زیورک میں تھا کہ میں نے خواب دیکھی کہ میں ایک رستہ پر گزر رہا ہوں کہ مجھے اپنے سامنے ایک ریوالونگ لائٹ (Revolving light) یعنی چکر کھانے والی روشنی نظر آئی جیسے ہوائی جہازوں کو رستہ دکھانے کے لئے منارہ پر تیز لیمپ لگائے ہوئے ہوتے ہیں جو گھومتے رہتے ہیں۔ میں نے خواب میں خیال کیا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا نور ہے۔ پھر میرے سامنے ایک دروازہ ظاہر ہوا جس میں پھاٹک نہیں لگا ہوا بغیر پھاٹک کے کھلا ہے۔ میرے دل میں خیال گزرا کہ جو شخص اس دروازہ میں کھڑا ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کا نور گھومتا ہوا اس کے اوپر پڑے تو خدا تعالیٰ کا نور اس کے جسم کے ذرہ ذرہ میں سرائت کر جاتا ہے تب میں نے دیکھا کہ میرا لڑکا ناصر احمد اس دروازہ کی دہلیز پر کھڑا ہو گیا اور وہ چکر کھانے والا نور گھومتا ہوا اس دروازہ کی طرف مڑا اور اس میں سے تیز روشنی گزر کر ناصر احمد کے جسم میں گھس گئی۔ پھر میں نے دیکھا کہ ناصر احمد دہلیز سے اُتر آیا اور منور احمد نے اس کی طرف بڑھنا شروع کیا۔ جس وقت مرزا منور احمد اس دہلیز کی طرف بڑھ رہا تھا میں نے دیکھا کہ اس نے دونوں ہاتھ پھیلائے ہوئے تھے۔ دایاں ہاتھ دائیں طرف اور بایاں ہاتھ بائیں طرف۔ اور اس کے ساتھ ساتھ پہلو میں عزیزم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب جا رہے تھے۔ مرزا منور احمد بڑھ کر اس دروازہ کی دہلیز میں کھڑا ہو گیا اور پھر پہلے کی طرح روشنی چکر کھا کے اس کی طرف آنی شروع ہو گئی اور اس کے جسم پر پڑنے لگی۔ اس وقت میرے دل میں خیال گزرا کہ کاش چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب نے بھی اس کا ہاتھ پکڑا ہوا ہو تو اس میں سے ہو کر خدا تعالیٰ کا نور ان میں بھی داخل ہو جائے۔ تب میں نے ذرا سا منہ پھیرا اور دیکھا کہ عزیزم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب نے عزیزم مرزا منور احمد کا دایاں ہاتھ پکڑا ہوا ہے۔ اس پر میں نے دل میں کہا الحمد للہ چوہدری صاحب نے عین موقع پر مرزا منور احمد کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ اب انشاء اللہ منور احمد میں سے ہوتے ہوئے الٰہی نور چوہدری صاحب کے بھی سارے جسم میں گھس گیا ہوگا۔ اس پر میری آنکھ کھل گئی۔"

(الفضل ۸ر اکتوبر ۱۹۵۵ء)

اس خواب کی تعبیر بیان کرتے ہوئے حضورؓ نے فرمایا:۔

"خوابوں کے ساتھ یہ پہلو لگا ہوا ہوتا ہے کہ اگر انسان اپنے آپ کو ان کے مطابق بنانے کی کوشش کرے تو وہ زیادہ شان سے پوری ہوتی ہیں۔ اگر عزیزم مرزا ناصر احمد۔ عزیزم مرزا منور احمد اور عزیزم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب نے اس خواب کے مطابق اپنے آپکو بنانے کی کوشش کی اور دعاؤں اور توکل علی اللہ اور خدمتِ دین اللہ کی طرف توجہ کی تو انشاء اللہ تعالیٰ دعاؤں کی قبولیت اور قرب الی اللہ کے نظارے وہ دیکھیں گے اور خود بھی فائدہ اُٹھائیں گے اور دنیا کو بھی فائدہ پہنچائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔"

(الفضل ۸ر اکتوبر ۱۹۵۵ء)

یہ رؤیا اور اس کی تعبیر اتنی صاف اور واضح ہے کہ اس میں کسی شک یا ابہام کی گنجائش نہیں۔ اس میں اللہ تعالیٰ نے آج سے دس سال قبل یہ بتا دیا تھا کہ سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ وقت آنے پر خلیفۂ ثالث کی حیثیت سے اللہ تعالیٰ کے نور کے خصوصی مظہر قرار پائیں گے اور اس نورِ خداوندی کو حاصل کرنے کے لئے انہی کے راستے پر گامزن ہونا ضروری ہوگا۔

اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس نے ہمیں اپنی آنکھوں سے اس بشارت کو پورا ہوتے ہوئے دیکھنے کا موقع عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں خلافتِ ثالثہ کی برکات سے پوری طرح مستفید ہونے کی توفیق بخشے اور سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کو غیر معمولی کامیابیوں اور برکتوں کے ساتھ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ کی رحلت پر احمدی جماعتوں اور تنظیموں کی طرف سے

گہرے غم والم اور تعزیت کا اظہار اور خلافت ثالثہ کی اطاعت کا اقرار

لجنہ اماء اللہ سکھر

لجنہ اماء اللہ سکھر کا یہ ہنگامی اجلاس حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر گہرے رنج اور قلق کا اظہار کرتا ہے اور ہم سب اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہیں کہ مولا حقیقی آپ کو اپنے قرب کے اعلیٰ مقام میں جگہ دے اور ہم سب پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے۔

(۲)

لجنہ اماء اللہ سکھر کا یہ غیر معمولی اجلاس حضرت صاحبزادہ میرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث کے انتخاب کا خیر مقدم کرتا ہے اور ہم سب آپ سے فرمانبرداری اور اطاعت کا عہد باندھتی ہیں اور حضور کو یقین دلاتی ہیں کہ ہم آپ کی اسلام کی استعانت کے لئے ہر آواز پر لبیک کہنے کو تیار رہیں گی۔

(سیکرٹری لجنہ اماء اللہ سکھر)

لجنہ اماء اللہ احمد نگر

ہم سب ممبرات لجنہ اماء اللہ احمد نگر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال پر دلی حزن وملال اور تاسف کا اظہار کرتی ہیں اور تمام افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام خصوصاً حضور کی ہمشیرگان اور حضور کی ازواج مطہرات حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور آپ کے جملہ برادران اور ہمشیرگان کی خدمت میں قرآن مجید میں سکھائے ہوئے الفاظ انا للہ وانا الیہ راجعون میں پیغام تعزیت پیش کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے حضور کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور آپ کے درجات بلند سے بلند فرماتا چلا جائے۔ آمین یا رب العالمین۔ نیز پیارے حضور کی جدائی کا صدمہ برداشت کرنے کی توفیق بخشے اور صبر جمیل عطا فرمائے۔

(صدر لجنہ احمد نگر ضلع جھنگ)

لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ

ہم لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ شہر کی جملہ ممبرات اپنے پیارے امام اور شفیق باپ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی المناک وفات پر دلی صدمے اور رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے دست بدعا ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ حضور رض کی حسنات کو قبول فرماتے ہوئے انہیں اپنے قرب خاص سے نواز کر اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور حضور کے درجات کو بلند سے بلند تر فرماتا رہے۔ آمین۔

ہم خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے جملہ افراد اور بالخصوص حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ، حضرت سیدہ ام متین صاحبہ، حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تمام صاحبزادگان اور صاحبزادیوں سے گہری ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتی ہیں اور دعا کرتی ہیں کہ اللہ پاک حضور رض کو جنت الفردوس میں جگہ عطا کرتے ہوئے ہمیں اس بے پناہ صدمہ کو برداشت کرنے کی ہمت اور استقامت عطا فرمائے۔ آمین۔

(جملہ ممبرات لجنہ اماء اللہ گوجرانوالہ)

جماعت احمدیہ کنری

جماعت احمدیہ کنری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے عظیم سانحہ پر اپنے انتہائی رنج والم کا اظہار کرتی ہے۔

حضور اقدس کے وصال کا سانحہ ہمارے لئے عظیم ترین صدمہ ہے یہ دلخراش اور جگر پاش خبر پہنچتے ہی جماعت میں سے ہر شخص کیا مرد کیا عورت کیا بوڑھا کیا جوان کیا بچہ غم کے مارے نڈھال اور پریشان حال ہو گیا۔ آپ کا وجود خدا نما وجود تھا۔ جو جب تک دنیا میں رہا۔ الٰہی وعدوں کے اظہار کا مخزن بنا رہا۔ آج ہم سے یہ مقدس اور پاک وجود جدا ہو گیا۔ اسلئے ہم مغموم ہمارے دل حزیں ہمارے جگر پارہ پارہ ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کا یہ فضل دیکھتے ہوئے کہ خدائی وعدوں کے مطابق اپنے تمام کام اور کارہائے نمایاں پایہ تکمیل کو پہنچانے کے بعد اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھائے گئے جیسا کہ مقدر تھا یہ امر ہمارے لئے تسلی اور تسکین کا باعث ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہیں۔ ہم عظیم صدمہ کے اس نازک لمحہ میں اپنے پیارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں گنگنا اپنے راضی برضا ہونے کا اظہار کرتے ہیں:۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اُسی پر اے دل تو جاں فدا کر

ہم حضور اقدس کے غلاموں نے حضور پرنور کی عظیم قیادت اور رہنمائی میں جو خدا تعالیٰ کے فضلوں۔ رحمتوں اور برکتوں کی آپ کے مبارک عہد خلافت میں نصف صدی سے زائد عرصہ تک بارش ہوتی دیکھی اور انوار برستے مشاہدہ کئے ہم سب خدا تعالیٰ کو حاضر وناظر جان کر خدا تعالیٰ کے حضور اس امر کا اظہار کرتے ہیں کہ وہ خدا ہمارے اس پیارے اور مقدس آقا کو جس غرض اور مقصد کے لئے تو نے بھیجا۔ وہ اپنی جان کو گداز کر کے گھلا کر آپ نے اس کو پورا کر دکھایا اور آپ کے وجود باجود کے ذریعے مصلح الموعود کی پیشگوئی کا پورا پورا ظہور عمل میں آگیا۔

اے خدا! ہمارا یہ آقا جو ہم سے ہمارے ماں باپ سے زیادہ محبت کرنے والا اور اپنے بیوی بچوں سے زیادہ ہمارا خیر خواہ اور خیال رکھنے والا تھا۔ اب تیرے بلاوے پر تیرے حضور حاضر ہو چکا ہے۔ اے خدا تو اپنے اس پیارے وجود پر ہزاروں ہزار رحمتیں نازل کر اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور اپنے قرب خاص سے نواز کر آپ کے درجات بلند سے بلند تر فرماتا چلا جا اور جماعت کا ہر لمحہ میں حافظ وناصر ہو۔ آمین اللھم آمین۔

اس عظیم جماعتی صدمہ پر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور آپ کے جملہ برادران وہمشیرگان حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رض کے حرم حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی حضرت سیدہ بشریٰ بیگم (مہر آپا) صاحبہ مدظلہا العالی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جملہ دیگر افراد کی خدمت میں دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں

(امیر جماعت احمدیہ کنری)

جماعت احمدیہ جڑانوالہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی المناک وفات پر ہم سب افراد جڑانوالہ دلی طور پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے دست بدعا ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس مقدس وبابرکت وجود پر بیش بہا افضال واکرام فرمائے اعلیٰ علیین میں درجات بلند فرماتا چلا جائے

ہم جملہ افراد جماعت اس المناک سانحہ پر افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور روئے زمین پر بسنے والے تمام احمدی جماعتوں کے افراد سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے اس امر کا یقین دلاتے ہیں کہ ہم خلافت احمدیہ کے ساتھ وابستہ ہیں اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ پوری عقیدت رکھتے ہیں۔

(امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ)

یہ اشیاء کن کی ہیں؟

۱۔ مجھے ایک پین سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے جنازہ کے دن مورخہ ۹ نومبر کو قصر خلافت میں سے ملا تھا۔ جس دوست کا ہو نشانی بتا کر مجھ سے حاصل کر لیں۔

(فادر بخش کارکن فضل عمر ہسپتال)

۲۔ مجھے ایک گھڑی ربوہ کے سٹیشن کے نزدیک مورخہ ۹ نومبر کو ملی تھی جس دوست کی ہو وہ نشانی بتا کر مجھ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

سید عبد الماجد مکان B/۲۸۷
محلہ پٹ رنگاں بھاٹی دروازہ لاہور

درخواستہائے دعا

۱۔ میرے والد میاں محمد رمضان ٹھیکیدار فیکٹری ایریا ربوہ کافی عرصے سے بیمار ہیں کراچی ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت عطا فرمائے۔ آمین

(محمد اکبر واپڈا ورکشاپ لائلپور)

۲۔ میرا بچہ جس کی عمر ۵ سال ہے۔ بغرض اپریشن نکلہ اور ناک ہسپتال داخل ہوا ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ تمام احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

(حمید اللہ ملک کھاد فیکٹری ملتان)

۳۔ میرے والد شیخ عبد الرحمٰن صاحب نائب تحصیلدار ریٹائرڈ راولپنڈی ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد از جلد صحت عطا فرمائے اور آنکھ کی بینائی کو بحال فرما دے۔

(عبد المنان سٹلائٹ ٹاؤن سرگودہا)

تعمیر مسجد احمدیہ ڈنمارک میں نمایاں حصّہ لینے والی خواتین

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جن بہنوں کو مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر کے لئے تین صد روپیہ یا اس سے بھی زائد اپنی یا اپنے مرحومین کی طرف سے تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔ جزاھن اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والاخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے

۲۰۹۔ مکرم میاں عبدالرحیم صاحب دہلوی بہاولپور منجانب الدّہ و والدہ محترمہ رحیم بی بی صاحبہ مرحومہ ۔۔۔ ۳۱۳
۲۱۰۔ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ والدہ مرزا غلام احمد مصطفیٰ کماس ضلع لاہور ۔۔۔ ۳۰۰
۲۱۱۔ محترمہ عنایت بیگم صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب گوجرانوالہ شہر ۔۔۔ ۳۰۰
۲۱۲۔ محترمہ امۃ القیوم بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری دار الصدر جنوبی ربوہ ۔۔۔ ۳۰۰
۲۱۳۔ محترمہ معصومہ بیگم صاحبہ بیگم مکرم منظور الحق صاحب کراچی ۔۔۔ ۳۰۰
۲۱۴۔ مکرم ڈاکٹر عبدالقادر صاحب چک ۱۱۷ جھبیر ضلع شیخوپورہ منجانب اہلیہ رحمت بی بی صاحبہ مرحومہ ۔۔۔ ۳۰۰

(نائب وکیل المال اول تحریک جدید)

ضروری اعلان بابت حفاظت چندہ جات

تمام مقامی جماعتوں اور عہدہ داروں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ چندوں کی وصول شدہ رقم سوائے منظور شدہ متعلقہ عہدہ داروں کے دوسرے کسی شخص کو نہیں دی جاسکتی اور بلا توقف خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں براہ راست یا بذریعہ منی آرڈر۔ بیمہ۔ ڈرافٹ۔ وغیرہ داخل کروانی چاہیئے انسپکٹران بیت المال کے لئے بھی یہ امر جائز نہیں کہ وہ صدر انجمن احمدیہ کے چندوں کی کوئی رقم وصول کریں۔ حتیٰ کہ انہیں یہ اجازت بھی نہیں کہ خزانہ میں جمع کروانے کے لئے کسی مقامی جماعت سے کوئی رقم لائیں۔ اسی طرح صدر انجمن احمدیہ کے مربی یا معلمین اور تحریک جدید۔ انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے انسپکٹر یا وقف جدید کے معلمین بھی صدر انجمن احمدیہ کے چندوں کی کوئی رقم وصول نہیں کرسکتے۔ نہ خزانہ میں جمع کرانے کے لئے اپنے ساتھ لا سکتے ہیں اور نہ ان میں سے کوئی شخص کسی مقامی جماعت کا سکرٹری مال امین یا محصل بنایا جاسکتا ہے۔ اگر کوئی جماعت ان ہدایات کی خلاف ورزی کرے گی اور خدانخواستہ کوئی نقصان ہوگیا تو وہ جماعت اس نقصان کی ذمہ دار ہوگی۔ والسلام

(ناظر بیت المال)

صدر و سیکرٹری صاحبان توجہ فرماویں

احباب کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے کہ وقف جدید کا آٹھواں سال مورخہ ۳۱/۱۲/۶۵ کو ختم ہو رہا ہے جملہ صدران و سیکرٹری صاحبان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کے چندہ وقف جدید کا جائزہ لے کر ہر ممکن کوشش فرمائیں کہ سال رواں کے بقایاجات جلسہ سے قبل داخل خزانہ ہو جائیں۔

اس وقت چندہ جات کی ادائیگی کی رفتار تسلی بخش اور باعث تشویش ہے احباب جماعت سے جلد ادائیگی کی گزارش ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

(ناظم مال وقف جدید)

احباب یاد رکھیں کہ آپ کا چٹ نمبر اخبار کی چٹ پر چھپا ہوا ہوتا ہے۔ خط و کتابت کرتے ہوئے چٹ کا حوالہ ضرور دیں (مینیجر)

...رت تعلیم کے اعلانات

فرانسیسی وظائف ۶۷-۱۹۶۶ء

مالیت ۷۵۰ نیو فرینکس و یک طرفہ کرایہ سفر۔ تعداد وظائف ۱۸
مضامین:- (۱) اینٹی کوروژن (۲) فری گارڈنینگ ٹیکنیکس (۳) ووڈ ورکنگ انڈسٹری (۴) اسنشل آئل فار پرفیومز (۵) لیبر ٹیکنالوجی۔
شرائط:- انٹر سائنس فرسٹ ڈویژن معہ دو سالہ تجربہ، سائنس گریجویٹ کو ترجیح۔
عمر:- ۳۱/۱۲/۶۵ کو ۲۵ تا ۴۰۔ عرصہ ٹریننگ ۱۰ ماہ (بشمول ۴ ماہ برائے تعلیم زبان)
واپسی پر ۵ سالہ سروس لازم۔
درخواستیں معہ مصدقہ نقول اسناد ۳۰/۱۱/۶۵ تک فارم سیکشن انسپریڈ یڈنٹس سیکرٹریٹ اکنامک افیرس ڈویژن کراچی سے ۲۵/۱۱/۶۵ تک (رٹ ۱۸/۱۱/۶۵)

ٹریڈ اپرنٹس شپ:-

کراچی شپ یارڈ اینڈ انجینئرنگ ورکس لمیٹڈ۔ عرصہ ٹریننگ چار سال باوظیفہ
شرائط:- میٹرک و نان میٹرک۔ عمر ۱/۱/۶۶ کو ۱۵ تا ۱۷
درخواستیں ۳۰/۱۱/۶۵ تک۔ فارم پراسپکٹس اپرنٹسز ٹریننگ سکول سے ۸ آنے نقد یا پوسٹل آرڈر بحق شپ یارڈ اینڈ انجینئرنگ لمیٹڈ بھیج کر معہ واپسی ٹکٹوں والے بڑے لفافہ (رٹ ۱۹/۱۱/۶۵)

(ناظر تعلیم ربوہ)

پتہ مطلوب ہے

۱۔ مکرم و محترم سراج الدین صاحب ولد حیات محمد صاحب قوم بھٹی وصیت نمبر ۱۴۵۸۶ نے بمقام بھلور رہیماں ڈاک خانہ پنڈی بھاگو۔ ضلع سیالکوٹ سے مورخہ ۵ فروری ۱۹۵۲ء کو وصیت کی تھی۔ موصی موصوف کچھ عرصہ بمقام سی ایم ایچ ڈاک خانہ مری ہلز ضلع راولپنڈی میں رہے۔ اب دفتر ہذا کو ان کا موجودہ ایڈریس معلوم نہیں۔ اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو یا موصی موصوف خود یہ اعلان پڑھ رہے ہوں تو دفتر ہذا کو اپنے موجودہ ایڈریس سے مطلع فرمائیں۔

۲۔ مکرم شیخ محمد سلیم صاحب ولد میاں کرنا صاحب وصیت نمبر ۱۴۸۳۰ نے بمقام محمد آباد سٹیٹ ضلع تھرپارکر سندھ سے مورخہ ۱۴/۳/۵۷ کو وصیت کی تھی۔ موصی موصوف کچھ عرصہ محمود آباد اسٹیٹ پھر احمد آباد اسٹیٹ آخر میں وہ نصرت آباد سٹیٹ ضلع تھرپارکر سندھ میں رہے۔ اب نصرت آباد سٹیٹ سے بھی رجسٹری واپس آئی ہے۔ دفتر ہذا کو ان کا موجودہ ایڈریس مطلوب ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کے ایڈریس کا علم ہو یا موصی موصوف خود یہ اعلان پڑھ رہے ہوں تو دفتر ہذا کو اپنے موجودہ ایڈریس سے مطلع فرمادیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

تصحیح:

اخبار الفضل مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۶۵ء کے صفحہ ۶ پر ایک فہرست "تعمیر مسجد احمدیہ ڈنمارک میں نمایاں حصہ لینے والی خواتین" شائع ہوئی ہے۔ اس کے شمار نمبر ۱۰۶ میں نام غلط چھپ گیا ہے۔ درست اندراج حسب ذیل ہے:-

محترمہ زبیدہ خاتون صاحبہ بیگم شیخ خلیل الرحمٰن صاحب کراچی۔

(نائب وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ہمیشہ
اپنی
طارق ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ
کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں
(مینیجر)

چندہ جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت سی جماعتوں نے شروع سال سے ہی چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی شروع کر دی ہوئی ہے۔ لیکن بعض جماعتوں نے ابھی تک اس چندہ کی ادائیگی کی طرف پوری توجہ نہیں کی۔ اب جب کہ جلسہ سالانہ میں ایک ماہ سے بھی کم عرصہ رہ گیا ہے تمام جماعتوں سے التماس ہے کہ چندہ عام اور حصہ آمد کے ساتھ ساتھ چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی بھی پوری محنت اور تندہی سے کریں۔ تا جلسہ سالانہ تک ہر مقامی جماعت کا چندہ جلسہ سالانہ کا سالِ رواں کا بجٹ بھی پورا ہو جاوے اور جن جماعتوں کے ذمہ گزشتہ سالوں کے بقائے ہیں وہ بھی وصول ہو جائیں۔

یہ خیال رہے کہ چندہ عام و حصہ آمد کی طرح چندہ جلسہ سالانہ بھی لازمی چندہ ہے اس لئے تمام عہدہ داروں کو انتہائی کوشش کرنی چاہیئے کہ کوئی احمدی جس کو کچھ بھی آمد ہو۔ اس چندہ کی ادائیگی کے ثواب سے محروم نہ رہ جائے۔ نیز ہر مقامی جماعت کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ ہر ماہ مرکز میں رپورٹ بھجوائی جائے۔ کہ اس چندہ کی وصولی کے لئے کیا کوشش کی گئی ہے۔

(ناظر بیت المال۔ ربوہ)

ایک تقریب رخصتانہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری اور تقریر

مورخہ ۱۸ نومبر کو بعد دوپہر تین بجے محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ ایم اے لیکچرار جامعہ نصرت ربوہ بنت محترم قاضی عبد المجید صاحب مرحوم کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح عزیز ملک محمد فہیم صاحب بی اے ایل ایل بی ابن ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ منٹگمری سے گزشتہ دسمبر میں ہوا تھا سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ازراہِ نوازش اس تقریب میں شرکت فرمائی تلاوت و نظم کے بعد آپ نے فرمایا:-

"چند روز سے مجھے انفلوئنزا کی شکایت ہے۔ ضعف بھی بہت ہے۔ لیکن میرے لئے ممکن نہ تھا کہ ایک ایسے خاندان میں یہ تقریب ہو جس کا نہایت گہرا اور پرانا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہے اور میں اس تقریب میں شمولیت اختیار نہ کروں اس لئے میں نے یہاں آنا ضروری سمجھا۔

آج جس بچی کی تقریب رخصتانہ ہو رہی ہے وہ قاضی فیملی سے تعلق رکھتی ہیں اور یہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں احمدیت کی بڑی خدمت کر چکا ہے اس خاندان کے افراد کو یہ توفیق ملی کہ انہوں نے راضی خوشی اپنی زندگی دین کی خدمت میں لگا دی۔ اس خاندان کے افراد کو نمایاں طور پر خدمتِ دین کا موقع ملا ہے انھوں نے بغیر کسی قسم کی جھجک اور ہچکچاہٹ کے اپنی زندگیوں کو دین کی خدمت میں لگا دیا اور اس بات کی پرواہ نہ کی کہ دنیوی طور پر انہیں کیا ملے گا۔ اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے ساتھ یہ سلوک کیا کہ انہیں دین میں بھی عزت دی اور دنیوی طور پر بھی اپنی نعمتوں سے نوازا۔ جس میں بعد کے آنے والے نوجوانوں کے لئے سبق ہے کہ جو لوگ یا جو خاندان اپنے آپ کو دین کی خدمت میں لگا دیتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کس طرح نوازتا ہے اور کس حد تک انھیں دینی طور پر ترقی دیتا ہے اور دنیا میں بھی ان کی عزت کو قائم کرتا ہے اس خاندان کے بزرگوں کی ان خدمات کا جو انھوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں کی تھیں یہ نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس خاندان کو عزت و عظمت عطا فرمائی ہے۔ اس خاندان کے بعض افراد میرے استاد بھی ہیں۔ سکول کے زمانہ میں بھی ایک استاد رہے ہیں اور کالج کے زمانہ میں بھی میرے ایک استاد قاضی فیملی میں سے تھے گویا اللہ تعالیٰ نے اس خاندان کو یہ نعمت عطا فرمائی ہے کہ ان کے بزرگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں سلسلہ کی خاص خدمات بجا لاتے رہے۔ مجھے اس خاندان کی اس بچی کے رخصتانہ کی تقریب میں شمولیت پر خوشی ہے۔

آج کے دولہا کے چچا مولوی محمد الدین صاحب شہید سلسلہ کے مبلغ اور نڈر اور بے خوف تبلیغ کرنے والے تھے وہ میرے کلاس فیلو بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں شہادت عطا فرمائی اور سمندر کی لہروں میں انہوں نے اپنی جان اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دی۔ وہ اس وقت مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام کی خاطر جانے کے لئے جہاز پر سوار تھے۔ اور جنگ کے ایام تھے۔ جہاز تارپیڈو سے ڈبو دیا گیا اور وہ شہید ہو گئے مولوی صاحب موصوف میں یہ بڑی خوبی تھی کہ خدا کی راہ میں تکلیف کو وہ قطعاً تکلیف نہ سمجھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں شہادت کا درجہ عطا فرما کر ان کی جان کے تحفہ کو قبول فرمالیا۔

اب میں احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو مبارک کرے اور اس تعلق سے جو نسل پیدا ہو وہ اللہ کے دین کی خادم ہو۔ اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت اپنے دلوں میں رکھنے والی ہو آمین۔

اس کے بعد آپ نے تمام حاضرین سمیت رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائی۔

بارات دوپہر بارہ بجے کے قریب منٹگمری سے ربوہ پہنچی، اور تقریب رخصتانہ کے بعد چار بجے واپس منٹگمری روانہ ہو گئی۔

(ابو العطاء جالندھری)

وزیر خارجہ نے روسی رہنماؤں سے پاک بھارت تعلقات پر بات چیت شروع کر دی

روسی وزیر خارجہ مسٹر گرومیکو سے مسٹر بھٹو کی ملاقات

ماسکو ۲۴ نومبر۔ وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے روسی رہنماؤں سے پاکستان اور بھارت کے تعلقات کے بارے میں بات چیت شروع کر دی ہے۔ وزیر خارجہ کل شام ہی کراچی سے روسی جہاز راں کمپنی ایروفلوٹ کے طیارے میں ماسکو پہنچے تھے۔ وہ روس میں تین دن قیام کریں گے۔ ان کے ہمراہ وزارت خارجہ کے دو اعلیٰ افسر بھی ماسکو گئے ہیں۔

وزیر خارجہ جب ہوائی اڈے پر اترے تو روسی اور مغربی اخبارات کے نمائندوں نے انھیں گھیر لیا۔ اور ان سے متعدد سوالات دریافت کئے۔ مسٹر بھٹو نے اپنے دورہ کے بارے میں کسی قسم کے تاثرات کا اظہار کرنے سے انکار کر دیا۔

وزیر خارجہ جس وقت ماسکو کے ہوائی اڈے پر اترے ماسکو میں برفباری ہو رہی تھی۔ ہوائی اڈے کا رن وے برفباری کے باعث سفید ہو رہا تھا، ہوائی اڈے پر روسی حکومت کے افسر اعلیٰ عہدیداری وزیر خارجہ کے استقبال کے لئے موجود تھے۔

مسٹر بھٹو ماسکو پہنچنے کے صرف دو گھنٹے بعد روس کی وزارت خارجہ گئے اور وہاں روس کے وزیر خارجہ مسٹر گرومیکو سے بات چیت کا آغاز کیا بات گئے۔ گفتگو کی تفصیل کا علم تو نہیں ہو سکا البتہ ماسکو میں پاکستان کے باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ دونوں وزرائے خارجہ کے درمیان مسئلہ کشمیر پاک بھارت تعلقات اور بھارت کو روسی فوجی امداد کے بارے میں بات چیت ہو رہی ہے۔

بھارت سے پاکستانی سفارتی عملہ واپس آرہا ہے

راولپنڈی۔ ۲۴۔ نومبر۔ حکومت پاکستان نے بھارت سے اپنا سفارتی عملہ فوری طور پر واپس بلانے کا فیصلہ کیا ہے، با اختیار ذرائع نے بتایا ہے کہ بھارتی حکومت پاکستانی سفارتی عملہ کے ساتھ ناروا سلوک ختم کرنے اور سفارتی عملے کو مناسب تحفظات دینے سے گریز کر رہی ہے اس لئے مجبوراً حکومت کو بھارت سے اپنا بیشتر سفارتی عملہ واپس بلانے کا فیصلہ کرنا پڑا۔ اس فیصلہ کے مطابق، جمعرات کے روز سے نئی دہلی اور دوسرے مقامات سے پاکستانی سفارتی عملے کی واپسی شروع ہو جائے گی۔

شاستری نے روس میں صدر ایوب سے بات چیت کرنا منظور کر لیا

نئی دہلی ۲۴ نومبر۔ بھارت کے وزیر اعظم لال بہادر شاستری نے کہا ہے کہ وہ روسی حکومت کی تحریک پر تاشقند میں صدر ایوب خان سے پاکستان اور بھارت کے مجموعی تعلقات پر بات چیت کرنے کو تیار ہیں۔

80
مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب ایم ایس سی ایگریکلچر
اسسٹنٹ کاٹن بوٹانسٹ
پوسٹ بکس 87 ملتان